محترم مفتی صاحب ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک سوال یہ ہے کہ ہیرا گولڈ میں ہمارے کئی دوستوں نے انویسٹ کیا ہے
مجھے بھی کرنا ہے - اب کچھ لوگ کہتے ہیں اس کمپنی میں رقم لگانا جائز نہیں ہے اور
کچھ لوگ جائز کہتے ہیں -

آپ سے رہبری کی گزارش ہے ، امید کرتا ہوں کہ تفصیل سے جواب
دیں گے -

Zamer Shaikh.

9022782493.

Scanned by CamScanner

Mufti Junaid Palanpuri

Darul Ifta Wal Irshad
Madrasa Anwar e Muhammadi

(مفتی) جنید بن محمد پالن پوری
دارالافتاء والارشاد
مدرسہ انوار محمدی

Patel Masjid, Squatter's Colony, Malad (E), Mumbai-400 097. (India).
Tel. 91-22-2878 6830. Mobile-9820992292. email : muftijunaid1979@gmail.com
9820982844.

ہیرا گروپ کمپنی میں انویسٹ کرنے کا حکم !

الجواب :- حامداً ومصلیاً ومسلماً :- اگر کوئی کمپنی کاروبار میں انویسٹر کے ساتھ اپنا بھی سرمایہ لگاتی ہے تو شرعی اصطلاح میں اسے شرکت مع مضاربت کہا جائیگا جو جائز ہے ۔ (احسن الفتاویٰ ۶/۳۰۳) اور اگر تنہا انویسٹر کا سرمایہ لگتا ہے تو اسے مضاربت کہا جائیگا ، بہر دو صورت عقدِ مضاربت کے اصولوں کی پاسداری لازم ہوگی مضاربت میں ایک فریق مال لگاتا ہے جسے صاحب سرمایہ (انویسٹر) کہا جاتا ہے اور دوسرا فریق (کمپنی) عمل کرتی ہے اسے مضارب کہا جاتا ہے اور جو نفع حاصل ہوتا ہے اسمیں دونوں طے شدہ نسبت سے شریک ہوتے ہیں ۔ قال العلامۃ التمرتاشی رحمہ اللہ تعالیٰ : وشرعاً عقد شرکۃ فی الربح بمال من جانب رب المال و عمل من جانب المضارب (الدر المختار) وقال ایضاً : وکون الربح بینهما شائعاً (ایضاً)

ہیرا گولڈ کمپنی کے تعارفی کتابچہ نیز انویسٹر کو فارم کے ساتھ دئے گئے Term & Conditins (اصول وضوابط) کی بنیاد پر یہ جواب لکھا جا رہا ہے ۔

۱) کاروبار میں نقصان آنے کی صورت میں کمپنی (مضارب) انویسٹر (صاحب سرمایہ ، رب المال) کے ساتھ نفع کے تناسب سے نقصان میں بہرصورت کھڑی رہتی ہے ۔ چاہے منافع ہونے نیز تقسیم ہونے کے بعد نقصان آئے یا یہ کہ نفع ہونے بغیر کاروبار شروع کرتے ہی نقصان آئے ۔ عاقدین کی طرف سے یہ شرط اصول شریعت کے خلاف ہے ۔

صحیح شکل یہ ہے کہ نقصان ہونے کی صورت میں نقصان کا ازالہ اب تک حاصل شدہ نفع سے کیا جائیگا (خواہ نفع تقسیم کر دیا گیا ہو یا کمپنی کے پاس موجود ہو) اگر نفع سے نقصان زیادہ ہے تو نفع سے بھرپائی کے بعد بچے نقصان میں اور نفع ہوئے بغیر نقصان میں مکمل نقصان انویسٹر کے ذمے آئیگا ، مضارب (کمپنی) پر نقصان کی بھرپائی کی شرط رکھنا اور اسے ضامن بنانا درست نہیں ، البتہ اس شرط سے مضاربت فاسد نہ ہوگی بلکہ یہ شرط لغو ہوگی ۔

قال العلامۃ الحصکفی رحمہ اللہ تعالیٰ : وما هلک من مال المضاربۃ یصرف إلی الربح لأنہ تبع فإن زاد الهالک علی الربح لم یضمن ولو فاسدۃ من عملہ لأنہ أمین وإن قسم الربح و بقیت المضاربۃ ثم هلک المال أو بعضہ ترادا الربح لیأخذ المالک رأس المال وما فضل بینهما وإن نقص لم یضمن لما مر (رد المحتار ۵/۶۵۶) قال العلامۃ ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ : قولہ بطل الشرط کشرط الخسران علی المضارب (ایضاً ۵/۶۴۸)

Scanned by CamScanner

Mufti Junaid Palanpuri

Darul Ifta Wal Irshad
Madrasa Anwar e Muhammadi

(مفتی) جنید بن محمد پالن پوری
دارالافتاء والارشاد
مدرسہ انوار محمدی

Patel Masjid, Squatter's Colony, Malad (E), Mumbai-400 097. (India).
Tel. 91-22-2878 6830. Mobile-9820992292. email : muftijunaid1979@gmail.com
9820982844

صورتِ مسئولہ میں بالیقین کہا جاسکتا ہے کہ عاقدین (کمپنی وانویسٹر) اسی شرطِ فاسد پر عمل کریں گے، چونکہ اسی شرطِ فاسد والے معاہدہ پر دستخط ہوئے ہیں، لہذا نقصان کی بعض صورتوں میں کمپنی کا مال ناحق طور پر انویسٹر کے پاس آئے گا، اور گناہ کے مرتکب ہوں گے۔

۲) کمپنی کے اصول و ضوابط کے مطابق عقدِ مضاربت (معاملہ) ختم کرنے پر انویسٹر کو اس کی اصل رقم ہی واپس کی جائے گی، یعنی انویسٹر نے ایک لاکھ روپئے کاروبار میں لگائے ہیں تو معاملہ ختم ہونے پر ایک لاکھ ہی لوٹائے جائیں گے، گویا راس المال (سرمایہ) مضمون ہوگیا، عاقدین کی جانب سے یہ شرط شریعت کے اصولوں کے خلاف ہے۔ (فتاویٰ عثمانی ۳/ ۴۸، ۴۹)

صحیح شکل یہ ہے کہ انویسٹر جب معاملہ ختم کررہا ہو اس وقت اس کے خریدے ہوئے سونے یا دیگر چیز کی جو قیمت ہوگی اسی کا اعتبار کرتے ہوئے آپس کی رضامندی سے قیمت طے کرکے معاملہ ختم کیا جائے، اس صورت میں خریدی ہوئی شیئی کے دام بڑھنے پر انویسٹر کو زیادہ رقم ملے گی اور دام کم ہونے پر رقم کم ملیگی۔

البتہ کمپنی وانویسٹر کی طرف سے لگائی گئی اس شرطِ فاسد کی وجہ سے عقدِ مضاربت فاسد نہ ہوگا، مگر خلافِ شرع شرط لگانے کا گناہ ہوگا اور یہ شرط واجب التعمیل نہ ہوگی۔ لأن الشرکۃ لا تفسد بالشروط الفاسدۃ (شامی)

صورتِ مسئولہ میں تجربہ سے یہ بات ثابت ہے کہ کمپنی اور انویسٹر اسی شرطِ فاسد پر عمل کررہے ہیں اور آئندہ بھی یہ دستور باقی رہنے کا یقین ہے کہ انویسٹر بازار کی قیمت کے اعتبار سے لینے پر قادر ہی نہیں ہے لہذا اس معاملہ کو از خود ختم کرنا ضروری ہوگا کہ شرطِ فاسد پر عمل سے بچا جاسکے۔

۳) کمپنی انویسٹر کو گراس پرافٹ (Gros Profit) دیتی ہے، یعنی کل منافع کا چالیس فی صد یا پچاس فی صد (جو بھی طے ہوا ہو) انویسٹر کو دیتی ہے، پھر اپنے منافع میں سے کاروباری اخراجات نکالتی ہے۔ عاقدین کی طرف سے یہ شرط بھی خلافِ شرع ہے۔

صحیح شکل یہ ہے کہ نیٹ پرافٹ (Net Profit) تقسیم ہونا چاہیے یعنی کاروباری اخراجات

Scanned by CamScanner

Mufti Junaid Palanpuri

Darul Ifta Wal Irshad
Madrasa Anwar e Muhammadi

(مفتی) جنید بن محمد پالن پوری
دارالافتاء والارشاد
مدرسہ انوار محمدی

Patel Masjid, Squatter's Colony, Malad (E), Mumbai-400 097. (India).
Tel. 91-22-2878 6830. Mobile-9820992292. email : muftijunaid1979@gmail.com
9820982844

مثلاً اخراجاتِ سفر وغیرہ وضع کرنے کے بعد جو منافع بچیگا، اسمیں سے شرح تناسب سے کمپنی اور انویسٹر کے بیچ تقسیم کیا جائے۔ قال العلامۃ الحصکفی رحمہ اللہ تعالیٰ: وإذا سافر ولو یوماً فطعامہ وشرابہ وکسوتہ ورکوبہ بفتح الراء ما یرکب ولو بکراء وکل ما یحتاجہ عادۃ أی فی عادۃ التجار بالمعروف فی مالہا الخ
(الدر المختار ٥/٦٥٧)

گراس پرافٹ کی شرط لگانے کی وجہ سے مضاربت فاسد نہ ہوگی البتہ یہ شرط واجب التعجیل نہ ہوگی۔
ھشام عن محمد: إذا دفع مالاً مضاربۃ علی أنہ إن خرج فی سفر فنفقتہ علی نفسہ لیس من مال المضاربۃ والمضاربۃ جائزۃ والشرط باطل۔ (الفتاوی التاتارخانیہ ١٥/٣٩٧)

صورتِ مسئولہ میں کمپنی اسی شرط فاسد کے ساتھ معاملہ جاری رکھے ہوئے ہے اور اسی شرط فاسد پر عمل کیا جارہا ہے جسمیں انویسٹر کا فائدہ ہے لہذا اس شرط کو ختم کرنا ضروری ہے، بصورت دیگر از خود معاملہ کو ختم کرنا ضروری ہوگا کہ شرط فاسد پر عمل کا گناہ نہ ہو۔

٤) ممبئی ہیراگولڈ کی ہیڈ آفس (میرا روڈ) سے رابطہ کرنے پر معلوم ہوا کہ اگر کوئی انویسٹر ایجنٹ کے واسطے سے نہ آکر براہِ راست کمپنی کی آفس کے ذریعہ انویسٹ کرتا ہے تو اس صورت میں منافع کا کچھ فی صد جو ایجنٹ کو دیا جاتا ہے وہ بچ گیا، اب وہ بچا ہوا فی صد کسی ادارہ یا رفاہی کاموں میں خرچ کیا جاتا ہے یہ شرط بھی خلافِ شرع ہے،
اس صورت میں منافع کا یہ حصہ انویسٹر کو دیا جانا چاہیے۔ أما لو شرط بعض الربح للمساکین أو لزوجۃ المضارب فلا یصح ویعود المشروط لرب المال الخ (درر الحکام شرح مجلۃ الأحکام ٣/٤٥٧)
صورتِ مسئولہ میں یہ رقم آج بھی رفاہی اداروں پر خرچ ہو رہی ہے جبکہ یہ انویسٹر کا حق ہے۔ لہذا یہ رقم انویسٹر کو ملنی چاہیے۔

٥) ہیرا گروپ (کمپنی) جو مضارب ہے متعدد افراد سے سرمایہ وصول کرتا ہے اس صورت میں تمام انویسٹروں کے درمیان شرکتِ عنان کا معاملہ وجود میں آجاتا ہے اور شرکتِ عنان کی شرط یہ ہے کہ تمام

Scanned by CamScanner

Mufti Junaid Palanpuri

Darul Ifta Wal Irshad

Madrasa Anwar e Muhammadi

(مفتی) جنید بن محمد پالن پوری

دارالافتاء والارشاد

مدرسہ انوار محمدی

Patel Masjid, Squatter's Colony, Malad (E), Mumbai-400 097. (India).

Tel. 91-22-2878 6830. Mobile-9820992292. email : muftijunaid1979@gmail.com

9820982844.

شرکاء کی طرف سے سرمایہ نقد اور رقوم کی شکل میں ہو ۔

صورت مسئولہ میں کاروبار شروع ہونے کے بعد اگر کوئی نیا انویسٹر کاروبار میں شریک ہونا چاہے یا قدیم انویسٹر میں سے کوئی مزید سرمایہ لگانا چاہے تو ایسی صورت میں قدیم انویسٹروں کا حصہ عروض اور سامان کی صورت میں ہے اور نئے انویسٹر کی طرف سے نقد رقم ہے ۔ اس لئے حنفیہ کے نزدیک یہ شرکت صحیح نہیں ۔ البتہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ بوقت عقد قدیم انویسٹروں کے عروض اور سامان کی بازاری قیمت لگا کر ان کا سرمایہ متعین کیا جائے ۔ حضرت حکیم الامت قدس سرہ نے ابتلائے عام کی وجہ سے جواز کا فتوی دیا ہے (لہذا مالکیہ کے مذہب پر عمل کی گنجائش ہے ۔ (امداد الفتاوی ۳/ ۴۹۵)

اب اس صورت میں اس بات کا اہتمام ضروری ہے کہ ہر نئے آنے والے کے لئے اس وقت کے تمام اثاثوں کی قیمت لگا کر ان کا سرمایہ متعین کیا جائے ، مگر عام طور پر اس پر عمل نہیں ہوتا اور جس کا سرمایہ مثلاً دس لاکھ اگر ایک سال سے کاروبار میں استعمال ہو رہا ہے ، سال کے بعد بھی یہی دس لاکھ کے تناسب سے نئے لوگوں کو شریک کیا جاتا ہے ۔ حالانکہ یہ کسی بھی مذہب میں جائز نہیں بلکہ اس صورت میں ضرور ایک کا مال دوسرے کو ناحق طریقے پر کھلایا جاتا ہے ۔ فیجوز الشرکۃ والمضاربۃ بالعروض بجعل قیمتها وقت العقد رأس المال عند احمد فی روایۃ وهو قول مالک وابن ابی لیلی کما ذکرہ الموفق فی المغنی (۵/ ۱۲۵) ۔ (مروجہ تجارتی کمپنیاں اور اسلامی شرکت و مضاربت)

واضح رہے کہ یہ اس صورت میں ہوگا کہ ہیرا گروپ (کمپنی) نے شروع میں آئے انویسٹروں کی رقم سے اثاثے خریدے ہوں گے ۔

۶) ہیرا گروپ (مضارب) انویسٹر کی لگائی ہوئی رقم میں سے دو فی صد رجسٹریشن فیس کے نام سے شروع ہی میں لے لیتا ہے جو جائز نہیں ۔ کمپنی (مضارب) کا حق صرف منافع میں ہوتا ہے نہ کہ سرمایہ میں

Scanned by CamScanner

Mufti Junaid Palanpuri

Darul Ifta Wal Irshad
Madrasa Anwar e Muhammadi

(مفتی) جنید بن محمد پالن پوری
دارالافتاء والارشاد
مدرسہ انوار محمدی

Patel Masjid, Squatter's Colony, Malad (E), Mumbai-400 097. (India).
Tel. 91-22-2878 6830. Mobile-9820992292. email : muftijunaid1979@gmail.com
9820982844.

لہذا اس طرح رقم لینا جائز نہ ہوگا، یہ مضاربۃ فاسدہ ہے۔ قال فی التنویر: وکون الربح بینہما شائعا (شامی)

۷) ہیرا گروپ (مضارب) نے یہ شرط رکھی ہے کہ انویسٹر کو پیشگی اطلاع دئے بغیر کاروباری اصول وضوابط (Term & conditions) تبدیل کرسکتی ہے۔

کمپنی کی یہ شرط سراسر خلاف شریعت ہے، شرعی اصولوں کی پیروی کرکے ہوئے ہر شرط اور معاملہ عاقدین یعنی کمپنی اور انویسٹر کی رضامندی سے طے ہونا ضروری ہے جبکہ یہاں کمپنی نے دوبارہ تبدیلی میں انویسٹر کی رضامندی کا کوئی خیال نہیں رکھا۔

حاصل یہ کہ ہیرا گروپ نے جو شرائط طے کی ہیں ان میں سے بہت سی شروط فاسدہ میں داخل ہیں جن سے عقد مضاربت باطل تو نہیں ہوتا مگر ان شرائط کی وجہ سے عاقدین گنہگار ہوتے ہیں، لہذا نئے انویسٹروں کو اس میں شرکت سے دور رہنا چاہیے، اور جو حضرات انویسٹ کرچکے ہیں انھیں چاہیے کہ ان شروط فاسدہ پر عمل نہ کریں مگر یقیناً یہ ان کے بس میں نہیں ہے بلکہ ان شرائط فاسدہ پر عمل کئے جانے کا یقین ہے جسمیں ناحق طور پر کسی کا مال کسی کے پاس جائیگا لہذا انھیں چاہیے کہ اختیاری طور پر اس معاملہ کو ختم کریں۔

ان وجوہ اکثر کمپنیوں میں اور بھی وجوہات عدم جواز کی طرف لے جانے والی ہوتی ہیں جسے کمپنیاں دنیوی طریقۂ کار کے اعتبار سے شرائط وضوابط میں تحریر نہیں کرتی،

واضح رہے کہ ہیرا گروپ کے ہر شعبہ کے طریقۂ کار جاننے کے لئے ہیرا گروپ CEO سے ایک مشاورتی میٹنگ کا مطالبہ کیا گیا دو خط بذریعہ پوسٹ اور دو خط بذریعہ میل لرسال کئے گئے کہ کمپنی کا مکمل طریقہ کار جان کر ان میں ناجائز وجوہات کی نشان دہی کی جائے اور ان کا متبادل شرعی بتایا جائے مگر افسوس کہ کمپنی کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا لہذا مستفتی کے اس کمپنی میں سرمایہ کاری سے متعلق استفتاء پر کمپنی ہی کے جاری کردہ کتابچہ میں موجود اصول وضوابط کی بنیاد پر جواب لکھا گیا۔ فقط واللہ تعالیٰ أعلم وعلمہ أتم وأحکم

کتبہ: [signature] البھوری
مورخہ ۱۹، رجب المرجب ۱۴۳۷

مدرسہ انوار محمدی
دار الافتاء والارشاد
اسکوائر کالونی، ملاڈ (ایسٹ) ممبئی ۹۷ مہاراشٹر (انڈیا)

مفتی جنید بن محمد عفی عنہ بالنپوری
خادم دارالافتاء والارشاد، مدرسہ انوار محمدی، ملاڈ (ایسٹ) ممبئی

DARUL IFTA WAL IRSHAD
Madrasa Anwar -E- Muhammadi,
427, Chincholi Squatter's Colony,
Malad (E), Mumbai - 400 097.

Scanned by CamScanner